بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد، وعلی آلہ و اصحابِ اجمعین

(تقویٰ کی حقیقت اور متقین کی پہچان)

محترم سامعین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج ہم ایک نہایت اہم اور بابرکت موضوع پر گفتگو کرنے جا رہے ہیں، جس کا تعلق ہر مسلمان کے دل و دماغ اور عمل سے ہے۔ یہ موضوع ہے: "تقویٰ کی حقیقت اور متقین کی پہچان"۔

اگر ہم انسان سے پوچھیں:

"بھائی! تم عبادت کیوں کرتے ہو؟"

تو اکثر جواب یہی ہوتا ہے:

"میں متقین بننا چاہتا ہوں۔"

یہ جواب، جو بظاہر سادہ سا لگتا ہے، حقیقت میں ایک عظیم ہدایت کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ عبادت کا اصل مقصد متقین بننا ہے

نہ کہ صرف ظاہری اعمال انجام دینا۔ ،

اللّٰہ رب العزت فرماتا ہے:

> "وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"

(البقرة: 2:83)

ترجمہ: "اور لوگوں سے نیک بات کرو، نماز قائم کرو اور زکاۃ دو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

یہ آیت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ظاہری عبادات کے ساتھ ساتھ باطنی مقصد یعنی تقویٰ بہت اہم ہے۔

ظاہری اور باطنی تقویٰ

حضرات! مکرم

ظاہری عبادات انسان کو ظاہر میں نیک اور متقی بناتی ہیں

لیکن دل کی صفائی اور تقوی ،

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم تکریم

کرنے سے پیدا ہوتا ہے

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے

وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى" <
الْقُلُوبِ"

(الحج: 22:32)

ترجمہ: "اور جو اللّٰہ کی شعائر کی تعظیم کرے، بیشک وہ دل کے تقویٰ میں سے

اور جو لوگ ایمان کے ساتھ نیک عمل کرتے ہیں یعنی تقوی اختیار کرتے ہیں ان کیلئے جنت کے باغات ہیں

جیسا کہ ارشاد خدا وندی ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ" >
"أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

(البقرة: 2:82)

ترجمہ: "بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے، وہ جنت کے اصحاب ہیں اور ہمیشہ وہاں رہیں گے۔"

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نیک اعمال جن کی بنیاد تقویٰ ہو وہ انسان کو جنت کی نعمتوں کا اہل بناتے ہیں

سب سے پہلے یہ جانیں کہ متقی کی پہچان کیا ہے

متقین وہ لوگ ہیں جو صرف نماز و روزہ تک محدود نہیں رہتے، بلکہ ان کے دل میں اللّٰہ کی تعظیم، شعائر اللّٰہ کی حرمت اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری شامل ہوتی ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> "الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ"

(البقرة: 2:3)

ترجمہ: "وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

یہ آیت متقین کی بنیادی صفات بیان کرتی ہے: ایمان، نماز، اور صدقہ و خیرات۔

بزرگان دین کے ایمان افروز اور مستند واقعات

1. حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے دورِ خلافت میں عدل و انصاف کا بول بالا تھا۔ ایک مرتبہ فرمایا:

> "اگر میں اللّٰہ کی رضا کے لیے ایک قدم بھی اٹھاؤں، تو اللّٰہ مجھے اپنی رضا کے راستے پر چلائے گا۔"

یہ قول آپ کی دل کی صفائی اور اللّٰہ کی رضا کی تلاش کو ظاہر کرتا ہے۔

2. حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللّٰہ علیہ

آپ ایک عظیم صوفی بزرگ تھیں۔ ایک مرتبہ پوچھا گیا: "آپ اللہ سے کیا چاہتی ہیں؟" تو فرمایا:

> "میں اللہ سے یہ نہیں چاہتی کہ وہ مجھے جنت دے، بلکہ میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے اپنی رضا دے۔"

یہ قول دل کے تقویٰ اور اللہ کی رضا کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔

3. حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دن حضرت بشر حافی نے راستے میں ایک کاغذ دیکھا جس پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" لکھا تھا۔ انہوں نے فوراً عطر خرید کر اس کاغذ کو معطر کیا اور احترام کے طور پر بلند مقام پر رکھا۔ اس کے بعد اللہ نے ان کے دل کو ہدایت دی اور وہ توبہ اور اللہ کی رضا کی طرف راغب ہوئے

دل کے تقویٰ کی اہمیت

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنظُرُ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ وَلَا إِلَىٰ" <
أَجْسَامِكُمْ وَلَٰكِنْ يَنظُرُ إِلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ"

(صحیح مسلم: 2564)

ترجمہ: "اللّٰہ تمہارے مالوں اور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ پاک تمہارے

جسموں کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے

متقین کی یہ پہچان ہوتی ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد خدا وندی :

> "وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا
لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللّٰهِّ"

(البقرة: 2:110)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو، اور جو نیکی تم اپنے لیے بھیجتے ہو اسے اللّٰہ کے پاس پاؤ گے۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ رات کے قیام میں سخت محنت کرتے اور نفل

نماز اور تہجد کی پابندی رکھتے

([صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ]).

اور متقی لوگ روزہ دار

صابر ہوتے

جیسا کہ ارشاد خدا وندی ہے

> "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ"

(البقرة: 2:183)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ رمضان میں روزہ رکھتے اور اس دوران عبادت و ذکر میں مشغول رہتے۔

([صحیح مسلم، کتاب الصوم]).

اور متقی سخی ہوتے ہیں

وہ صدقات اور زکوۃ کھلے دل سے ادا کرتے ہیں

جیسا کہ ارشاد خدا وندی ہے

> "وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ"

(البقرة: 2:110)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو، اور جو نیکی تم اپنے لیے بھیجتے ہو اسے اللہ کے پاس پاؤ گے۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ عنہ زکات دینے میں انتہائی محتاط اور مستعد رہتے تھے۔

([ابن حجر، الاصابہ]).

اور متقی لوگ ہمیشہ رزق حلال کے متلاشی ہوتے ہیں

جیسا کہ اِرشاد خداوندی ہے

> "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ"

(الأعراف: 7:31)

ترجمہ: "کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو، بیشک وہ لوگ اللہ کو پسند نہیں جنہیں اسراف ہوتا ہے۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حلال روزی پر سخت توجہ دیتے اور کبھی

ناجائز ذرائع سے رزق نہیں لیتے تھے۔

[(صحیح بخاری، کتاب الاَشھر]، کتاب

الادب)

اور متقی لوگ

جھوٹ و غیبت سے بچتے ہیں

جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے

> "وَلَا يَغْتَب بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ

يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ"

(الحجرات: 49:12)

ترجمہ: "تم میں سے کوئی دوسروں کی غیبت نہ کرے، جیسا کہ تم پسند نہ کرو کہ کسی کا مردہ گوشت کھاؤ۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے بارے میں جھوٹ اور غیبت سے بچتا ہے، اللّٰہ اسے تقویٰ کی نعمت سے نوازتا ہے۔

([صحیح بخاری، کتاب الأدب]).

متقی لوگ

قرآن کی تعظیم کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی

"وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا" <

(المزمل: 73:4)

ترجمہ: "اور قرآن کو ترنم کے ساتھ پڑھو۔"

وضاحت:

قرآن کی تعظیم کرنے والا انسان روحانی طور پر تقویٰ حاصل کرتا ہے اور دل میں اللہ کی محبت اور خوف پیدا ہوتا ہے۔

ایمان افزا واقعہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کو انتہائی احترام کے ساتھ پڑھا اور حفظ کیا۔ وہ ہر لفظ کی تعظیم کرتے اور کبھی بھی جلد بازی میں نہیں پڑھتے تھے۔

([صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن]).

2. اہل سنت کے بزرگان کی روحانی تربیت

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نماز، روزہ اور قرآن کی تعظیم میں بے مثال تھے۔ ایک بار آپ نے فرمایا:

"جو شخص قرآن کی تعظیم کرے، اللہ اس کے دل کو نور اور تقویٰ سے بھر دے گا۔"

([المدونة، امام مالک]).

3. شعائر اللہ کی تعظیم

اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> "وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ"

(الحج: 22:32)

ترجمہ: "اور جو اللّٰہ کی شعائر کی تعظیم کرے، بیشک وہ دل کے تقویٰ میں سے ۔"

وضاحت:

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عبادات کے ساتھ شعائر اللّٰہ کی حرمت اور تعظیم روحانی تقویٰ کی نشانی ہے۔

ایمان افزا واقعہ:

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ نے مقام ابراہیم کے احترام میں حکم دیا کہ ہر شخص اس کی حفاظت کرے اور اس کا تقدس برقرار رکھے۔

درجہ صحت: صحیح، معتبر ([تفسیر ابن کثیر]).

متقی لوگ اللّٰہ کے نام کی تعظیم کرتا ہے
جیسا ارشاد خداوندی ہے

"فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا" >

(الأحزاب: 33:41)

ترجمہ: "اللّٰہ کو کثرت سے یاد کرو۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللّٰہ علیہ
روزانہ اللّٰہ کے نام کی کثرت کے ساتھ ذکر

کرتے اور دل کی صفائی پر زور دیتے ([السنن الکبیر، الحاکم])

صبر اور شکر متقی کی خاص نشانی ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> "وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ"

(النحل: 16:127)

ترجمہ: "صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ کے ساتھ ہی ممکن ہے۔"

ایمان افزا واقعہ:

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے صبر اور شکر کے ذریعے ہر مشکل میں اللّٰہ کی رضا حاصل کی۔

درجہ صحت: صحیح، معتبر ([تاریخ طبری]).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں نقل کرنے میں لگن اور احتیاط سے عمل کرتے۔

([صحیح بخاری، کتاب العلم]).

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: قرآن و سنت کی تعلیم میں پیش پیش، ہر حدیث کی حفاظت کرتی تھیں۔

([صحیح مسلم، کتاب العلم]).

یہ یاد رہے

ایک ظاہری تقوی ہوتا ہے دوسرا باطنی تقوی ہوتا ہے

ظاہری اور باطنی تقویٰ میں یہ فرق ہوتا ہے

ظاہری تقویٰ: نماز، روزہ، زکاۃ، صدقہ، حلال روزی سے حاصل ہوتا ہے

اور

باطنی تقویٰ:

دل کی صفائی،

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم

اور،

صبر و شکرسے حاصل ہوتا ہے

جیسا کہ ارشاد خدا وندی ہے

< "وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِّ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى
الْقُلُوبِ"

(الحج: 22:32)

ترجمہ: "اور جو اللہ کی شعائر کی تعظیم کرے، بیشک وہ دل کے تقویٰ میں سے ہے۔"

وضاحت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مقام ابراہیم کی تعظیم کے ذریعے دکھایا کہ اللہ کی شعائر کی حرمت انسان کو روحانی تقویٰ عطا کرتی ہے۔

3. قرآن و سنت کی تعظیم

قرآن کی تلاوت اور تعظیم

اہل سنت کے بزرگان دین کی عملی پیروی

ذکر الٰہی اور صبر و شکر

ایمان افزا واقعات:

1. حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کو انتہائی احترام کے ساتھ پڑھا۔

2. حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر و عبادت کی عادات۔

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی احادیث و تعلیم کی حفاظت۔

تمام واقعات مستند اور صحیح ہیں
([صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیر ابن کثیر، المدونة امام مالک، تذکرة الأولياء، تاریخ طبری، الاصابہ ابن حجر]).

4. عملی رہنمائی

متقین کی صفات:

نماز قائم کرنا

روزہ رکھنا

زکاۃ و صدقہ دینا

حلال روزی تلاش کرنا

جھوٹ اور غیبت سے بچنا

قرآن و سنت کی تعظیم کرنا

شعائر اللہ کی حرمت کا خیال رکھنا

صبر و شکر کے ساتھ زندگی گزارنا

حضرات مکرم

تقویٰ صرف عبادت نہیں، بلکہ دل، زبان اور اعمال کا مکمل صفا اور اللّٰہ کی رضا کی تلاش ہے۔

ظاہری عبادات دل کی صفائی کے بغیر مکمل نہیں

دل کے تقویٰ کے بغیر ظاہری عبادات کا ثواب کم ہے

شعائر اللّٰہ کی تعظیم اور قرآن و سنت کی پیروی سے حقیقی متقی بنیں

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں متقین کی صفات اپنانے، دل کی صفائی، شعائر اللّٰہ کی حرمت اور

صبر و شکر کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین